

واقعہ کربلا سے قبل امام حسین علیہ السلام کی شخصیت و فعالیت

<"xml encoding="UTF-8?>

واقعہ کربلا سے قبل امام حسین علیہ السلام کی شخصیت و فعالیت

اُن بزرگ ہستیوں کے درمیان بھی بہت سی عظیم شخصیات پائی جاتی ہیں کہ جن میں سے ایک شخصیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ یہ کہنا چاہیے کہ ہم خاکی، حقیر اور ناقابل انسان بلکہ تمام عوالم وجود، بزرگان و اولیائے کی ارواح اور تمام ملائکہ مقربین اور ان عوالم میں موجود تمام چیزوں کیلئے جو بمارے لیے واضح و آشکار نہیں ہیں، امام حسین کا نورِ مبارک، آفتاد کی مانند تابناک و درخشاں ہے۔

اگر انسان اس نورِ آفتاد کے زیر سایہ زندگی بسر کرے تو اُس کا یہ قدم بہت سود مند ہوگا۔

توجه کیجئے کہ امام حسین نہ صرف یہ کہ فرزند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے بلکہ علی ابن ابی طالب و فاطمہ زیراً علیہ السلام کے بھی نور چشم تھے اور یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ایک انسان کو عظمت عطا کرتی ہیں۔ سید الشہدا عظیم خاندان نبوت، دامن ولایت و عصمت اور جنتی اور معنوی فضاؤ ماحول کے تربیت یافتہ تھے لیکن اُنہوں نے صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا۔

جب حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک آٹھ، نو برس کی تھی اور جب امیر المؤمنین نے جام شہادت نوش کیا تو آپ سینتیس یا اڑتیس سال کے نوجوان تھے۔ امیر المؤمنین کے زمانہ خلافت میں کہ جو امتحان و آزمایش اور محنت و جدوجہد کا زمانہ تھا، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کے زیر سایہ اپنی صلاحیتوں اور استعداد کو پروان چڑھانے میں بھرپور محنت کی اور ایک مضبوط و مستحکم اور درخشاں و تابناک شخصیت کی حیثیت سے اُبھرے۔

اگر ایک انسان کا حوصلہ اور ہمت ہمارے جیسے انسانوں کی مانند ہو تو وہ کہے گا کہ بس اتنی ہمت و حوصلہ کافی ہے، بس اتنا ہی اچھا ہے اور خدا کی عبادت اور دین کی خدمت کیلئے ہمت و حوصلے کی اتنی مقدار ہمارے لیے کافی ہو گی لیکن یہ حسینی ہمت و حوصلہ نہیں ہے۔

امام حسین نے اپنے برادر بزرگوار کے زمانہ امامت میں کہ آپ ماموم اور امام حسن امام تھے، اپنی پوری طاقت و توانائی کو اُن کیلئے وقف کر دیا تاکہ اسلامی تحریک کو آگے بڑھایا جاسکے؛ یہ دراصل اپنے برادر بزرگوار کے شانہ بشانہ وظائف کی انجام دی، پیشرفت اور اپنے امام زمانہ کی مطلق اطاعت ہے اور یہ سب ایک انسان کیلئے عظمت و فضیلت کا باعث ہے۔ آپ امام حسین کی زندگی میں ایک ایک لمحے پر غور کیجئے۔

شہادت امام حسن کے وقت اور اُس کے بعد جو ناگوار حالات پیش آئی، آپ نے اُن سب کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور تمام مشکلات کو برداشت کیا۔ امام حسن کی شہادت کے بعد آپ تقریباً دس سال اور چند ماہ زندہ رہے؛ لہذا آپ توجہ کیجئے کہ امام حسین نے واقعہ کربلا سے دس سال قبل کیا کام انجام دیئے۔

امام حسین کی عبادت اور تصریح وزاری، توسل ، حرم پیغمبر ہے میں آپ کی اعتکاف اور آپ کی معنوی ریاضت اور سیر و سلوک؛ سب امام حسین کی حیات مبارک کا ایک رُخ ہے۔ آپ کی زندگی کا دوسرا رُخ علم اور تعلیمات اسلامی کے فروغ میاپ کی خدمات اور تحریفات سے مقابلہ کیے جانے سے عبارت ہے۔ اُس زمانے میں ہونے والی تحریف دین درحقیقت اسلام کیلئے ایک بہت بڑی آفت و بلا تھی کہ جس نے برائیوں کے سیلاب کی مانند پورے اسلامی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب اسلامی سلطنت کے شہروں، ممالک اور مسلمان قوموں کے درمیان اس بات کی تاکید کی جاتی تھی کہ اسلام کی سب سے عظیم ترین شخصیت پر لعن اور سبّ و شتم کریں۔ اگر کسی پر الزام ہوتا کہ یہ امیر المؤمنین کی ولایت و امامت کا طرفدار اور حمایتی ہے تو اُس کے خلاف قانونی کاروائی کی جاتی،

”القتلُ بِالظَّنَّةِ وَالْأَخْذُ بِالْتَّهْمَةِ“

(صرف اس گمان و خیال کی بنا پر کہ یہ امیر المؤمنین کا حمایتی ہے ، قتل کر دیا جاتا اور صرف الزام کی وجہ سے اُس کا مال و دولت لوٹ لیا جاتا اور بیت المال سے اُس کا وظیفہ بند کر دیا جاتا)۔

إن دشوار حالات میں امام حسین ایک مضبوط چٹان کی مانند جمی رہے اور آپ نے تیز اور بردہ تلوار کی مانند دین پر پڑھے ہوئے تحریفات کے تمام پردوں کو چاک کر دیا، (میدان منی میں) آپ کا وہ مشہور و معروف خطبہ اور علماء سے آپ کے ارشادات یہ سب تاریخ میم حفظ ہیں اور اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ امام حسین اس سلسلے میں کتنی بڑی تحریک کے روح روان تھے۔

امر بالمعروف و نهى عن المنكر

آپ نے امر بالمعروف اور نهى عن المنکر بھی وسیع پیمانے پر انجام دیا اور یہ امر و نهى، معاویہ کے نام آپ کے خط کی صورت میں تاریخ کے اوراق کی ایک ناقابل انکار حقیقت اور قابل دید حصہ ہیں۔ اتفاق کی بات تو یہ ہے کہ اس خط کو کہ جہاں تک میرے ذہن میں ہے، اب سنت مورخین نے نقل کیا ہے، یعنی میں نے نہیں دیکھا کہ شیعہ مورخین نے اُسے نقل کیا ہویا اگر نقل بھی کیا ہے تو سنی مورخین سے نقل کیا ہے۔

آپ کا وہ عظیم الشان خط اور آپ کا مجاذیب اور دلیرانہ انداز سے امر بالمعروف اور نهى عن المنکر انجام دینا دراصل یزید کے سلطنت پر قابض ہونے سے لے کر مدینے سے کربلا کیلئے آپ کی روانگی تک کے عرصے پر مشتمل ہے۔ اس دوران آپ کے تمام اقدامات، امر بالمعروف اور نهى عن المنکر تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ ”أُرِيدُ أَنْ آمِرَ
بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهِيَ عَنِ الْمُنْكَرِ“، ”میں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چاہتا ہوں۔“

[زندگی کے تین میدانوں میں امام حسین کی جدوجہد](#)

توجه فرمائیے کہ ایک انسان مثلا امام حسین اپنی انفرادی زندگی، تہذیب نفس اور تقوی، میں بھی اتنی بڑی تحریک کے روح روان ہیں اور ساتھ ثقافتی میدان میں بھی تحریفات سے مقابلہ، احکام الہی کی ترویج و اشاعت ، شاگردوں اور عظیم الشان انسانوں کی تربیت کو بھی انجام دیتے ہیں سیاسی میدان میں بھی کہ جو

اُن کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے عبارت ہے، عظیم جدوچہد اور تحریک کے پرچم کو بھی خود بلند کرتے ہیں۔ یہ عظیم انسان انفرادی ، ثقافتی اور سیاسی زندگی میں بھی اپنی خود سازی میں مصروف عمل ہے۔

<https://alhassanain.org/urdu/?com=book&id=41&view=download&format=pdf>
